REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61 57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

POSTAL REGISTRATION. NO. P/GDP 23

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۴۰ — شمارہ ۳۱

ایڈیٹر:- عبد الحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ:- سالانہ/۵۰ روپے۔ بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر۔ بذریعہ بحری ڈاک ۱۲ پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر

ہفت روزہ بدر قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان ۱/اگست ۱۹۹۱ء

The Weekly BADR Qadian 143516

۱۹ محرم الحرام ۱۴۱۲ ہجری | یکم ظہور ۱۳۷۰ ہش | یکم اگست ۱۹۹۱ء

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے"

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اُس کے لئے ایک آرام دہ مکان ہو جس میں وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ سکونت پذیر ہو۔ اس کے لئے وہ بہت جدوجہد کرتا ہے۔ لیکن بالآخر جب اس جہان سے رخصت ہوتا ہے تو سب سامانِ عیش و راحت پیچھے رہ جاتے ہیں ——— لیکن ایک گھر ایسا ہے جس کا بدل اگلے جہان میں اس کو مل جاتا ہے اور وہ ہے خدا کا گھر، جس کو اسلامی اصطلاح میں مسجد کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ (سورہ جن: ۱۹)

کہ مساجد اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہوتی ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا .... یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ (بخاری۔ بابُ من بنیٰ مسجدًا)

کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُس کے بدلے میں اسی طرح کا ایک مکان اُس کے لئے جنت میں بنا دیتا ہے۔

کس قدر عظیم الشان بشارت ہے! کون یہ خواہش نہیں رکھتا کہ اُس کو اگلے جہان کی ابدی زندگی میں سکونت کا گھر نصیب ہو۔

جماعت احمدیہ کو اس وقت بکثرت مساجد تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ تعمیر مساجد سے اسلام و احمدیت کی ترقی وابستہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی ...... یہ ضروری نہیں کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو ...... جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے جس میں جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

ہندوستان میں، جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریہ قریہ جماعتیں قائم ہو رہی ہیں، ہر طرف سے مطالبات آ رہے ہیں کہ ہمارے علاقے میں مسجد تعمیر کی جائے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی ضرورتوں کو بڑھا رہا ہے وہی اپنے فضل سے اس کی تکمیل کے بھی سامان فرمائے گا ——— لیکن احباب جماعت ہندوستان کا یہ اوّلین فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے حالات اور وسائل کے [illegible] مساجد کی تعمیر کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

[illegible] جماعت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] سے اُن کی

اپنی رہائش کے عمدہ انتظام ہیں وہاں بمطابق ارشادِ ربانی "اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ" ان کے علاقے کی مسجد بھی اسی معیار کی ہونی چاہیئے۔ البتہ جس جماعت میں افراد جماعت کی مالی حالت اس قدر اچھی نہیں ہے اُن کو اپنی حیثیت کے مطابق معمولی طور پر مسجد کی تعمیر کا انتظام کرنا چاہیئے ——— لیکن کچھ عرصہ سے یہ امر دیکھنے میں آ رہا ہے کہ جماعتیں یا تو اپنے وسائل کو پورے طور پر استعمال نہیں کرتیں یا پھر اپنی طاقت سے بڑھ کر منصوبے تیار کر لیتی ہیں جس کے سبب انہیں دیگر جماعتوں یا مرکز سے امداد کا مطالبہ کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کے بکثرت مطالبوں کو دیکھ کر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتوں کو اور مرکز قادیان کو بھی اپنے وسائل کے مطابق کام کرنے اور مانگنے کے رجحان کو روکنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس لحاظ سے جاپان کی جماعت کا نمونہ قابلِ رشک اور قابلِ تقلید ہے۔ جس کی سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ مئی ۱۹۹۱ء میں بہت تعریف فرمائی ہے۔ وہاں کی جماعت بہت مختصر ہے لیکن اُنہوں نے جاپان میں پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے تین سال میں نو لاکھ پونڈ جمع کرنے کا وعدہ کیا ہے اور اس طرح خوشکن [illegible] جاپان [illegible]

[illegible]

[illegible]

کے اموال و نفوس میں [illegible] برکت [illegible]

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بفضلِ اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں فتح و نصرت کیلئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

خصوصی درخواستِ دعا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت کے بارہ میں اخبار الفضل مؤرخہ ۱۴/۷/۹۱ کے حوالہ سے تحریر ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے دل کی تمام بڑی شریانوں کی انجیو پلاسٹی (ANGIOPLASTY) بڑی کامیابی سے ہو گیا ہے اور ڈاکٹرز مطمئن ہیں۔ یہ علاج امریکہ کے شہر کلیولینڈ میں انجام پایا ہے۔

۱۲/جولائی ۱۹۹۱ء۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ ابھی ہسپتال میں ہی ہیں اور زیرِ نگہداشت ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت بہتر ہو رہی ہے۔

احباب کرام درود و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد اور کامل صحت و تندرستی عطا کرے اور ہمارے محبوب امام ہمام کو ہر فکر و پریشانی سے محفوظ رکھے آمین

★ — محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ ربوہ کے متعلق اطلاع ہے کہ مؤرخہ ۲۶/۷/۹۱ کو آپ کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے اور اسلام آباد کے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہیں اور Intensive Care میں زیرِ نگہداشت ہیں۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کے بارہ میں جیسا کہ گزشتہ اشاعت میں اطلاع دی جا چکی ہے آپ کو چہرے کے بائیں جانب لقوہ کا حملہ ہوا ہے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فون پر آپ کا حال دریافت فرمایا اور تسلی دلائی اور نسخہ تجویز فرمایا۔

مؤرخہ ۲۵/جولائی کو [illegible] کا [illegible] ٹیسٹ کروایا گیا [illegible]

[illegible] Intensive Care [illegible]

[illegible] زیادہ بڑھے [illegible]۔ (آگے صفحہ [illegible])

[illegible] حافظ آبادی [illegible] پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

منیر احمد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم ظہور ۱۳۷۰ ہش

ہماری مرکزی حکومت کی رسم حلف برداری

اللہ تعالیٰ کا نام ہر چیز پر مقدم ہے۔ ہماری موجودہ کانگرس مرکزی حکومت حالیہ انتخابات میں جب برسر اقتدار آئی تو اس کی ایک بات بڑی ہی قابل توجہ تھی کہ اس نے رسم حلف برداری میں اللہ تعالیٰ کا نام مقدم رکھا۔ راقم الحروف نے جب ٹیلیویژن پہ رسم حلف کا پروگرام دیکھا تو سب سے پہلے وزیر اعظم ہند جناب پی۔ وی نرسمہا راؤ نے اُردو نما ہندی زبان میں کچھ اس طرح حلف اُٹھایا کہ :-

"میں خدا یا ایشور کی سوگند کھا کر اقرار کرتا ہوں کہ سب کو ایک نگاہ سے دیکھوں گا۔ اپنے فیصلوں میں بغیر کسی طرفداری اور پکشپات کے انصاف سے کام لوں گا۔"

تقریباً انہی الفاظ میں کانگرس کے تمام وزراء، ایم ایل اے اور نائب وزراء نے بڑی تعداد میں حلف اُٹھایا۔

اس حلف برداری کی رسم و تقریب میں پہلی خوبی یہ تھی کہ ان تمام سیاسی لیڈروں کے الفاظ سُنائی دے رہے تھے۔ دوسری خوبی یہ تھی کہ اس حلف نامہ میں جو زیادہ تر ہندی اور انگریزی میں دُہرایا گیا، اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی گئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے نام کو مقدم کیا گیا۔ تیسری خوبی یہ تھی کہ تمام بنی نوع انسان کو مساوات کا سبق پڑھانے کے لئے حلف اُٹھایا گیا۔ اور چوتھی خوبی یہ تھی کسی پیر پیغمبر یا گورو رشی مُنی یا کسی مورتی یا ضمیر کی قسم نہیں کھائی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ کے نام کو مقدم کیا گیا

تمام انبیاء کرام

قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ دُنیا میں آنیوالا ہر نبی رسول اور اوتار اللہ تعالیٰ کے نام کو ہی مقدم رکھتا رہا ہے۔ چنانچہ فرمایا :-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (النحل آیت ۳۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے جن کی تعلیم یہ تھی کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو اور سرکش اور طاغوتی طاقتوں سے بچو۔ اس مذہبی صداقت کی بنیاد کو برسر اقتدار ہماری سیاسی پارٹی نے برملا تسلیم کر لیا ہے لیکن قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت میں اس سے آگے جو بات بتائی گئی ہے کہ صرف ایک خدا کی عبادت کرو، اس کا حلف نامہ میں کوئی اقرار موجود نہیں ہے۔

سیاسی لیڈروں کو ہمدردانہ مشورہ

قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق حضرت کرشن، حضرت رامچندر، حضرت مہاتما بُدھ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سب خدا تعالیٰ کے سچے نبی اور رسول تھے۔ جو قرآن کریم کی آیت کے مطابق یہی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں کہ صرف ایک خدا کی پرستش کرو۔ لہٰذا ہمارے سیاسی لیڈروں کو ہمارا یہی مشورہ ہے کہ وہ رسم حلف برداری میں یہ الفاظ دوہرایا کریں کہ میں اللہ تعالیٰ یا ایشور کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے سوا ہم کسی اور چیز کی پرستش نہیں کرتے اور نہ اس کا کوئی شریک بناتے ہیں۔ ایسا کرنے میں ہمارے سیاسی مسائل جو ملک کو تباہ کرنے کے لئے مُنہ کھولے ہوئے ہیں وہ بہت حد تک حل ہو جائیں گے۔ کیونکہ جو فرد یا قوم مذہبی صداقتوں سے جس قدر دُور ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتی ہے اُسی قدر وہ تباہی کے قریب ہوتی ہے۔

یہ موقف اختیار کرنے میں ہمارے سیاسی لیڈروں کو کوئی دقت بھی نہ ہوگی کیونکہ مسلمان تو پہلے ہی خدائے واحد کے سوا کسی چیز کی پوجا نہیں کرتے اور ہمارے سکھ بھائی بھی خدائے واحد کے سوا کسی قسم کی مورتی پوجا نہیں کرتے۔ ہمارے عیسائی بھائی حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ کی پوجا ضرور کرتے ہیں لیکن انجیل میں بڑے واشگاف الفاظ میں خدائے واحد کی پرستش بتائی گئی ہے۔

البتہ ہمارے بعض ہندو بھائی اللہ تعالیٰ کے علاوہ بعض مورتیوں کی پوجا کرتے ہیں لیکن ویدوں میں کہیں بھی مورتی پوجا کا نام و نشان نہیں ہے نہ ہی گیتا میں مورتی پوجا کی تعلیم دی گئی ہے اس کے برعکس ہندو دھرم میں بڑے بڑے سادھو لوگ پیدا ہوئے ہیں جو مورتی پوجا کے سخت مخالف تھے مثلاً سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج جناب شنکر آچاریہ جی کو ہندوستان کا دوسرا اوتار کہا جاتا ہے اور کئی بہت سے ہندو ہیں جو آج بھی مورتی پوجا کا کھنڈن کرتے ہیں۔ آخر یہ سب بھی تو ہندو قوم کے نامور لوگ تھے۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سیاسی لیڈر جو اکثر عوام کا رجحان دیکھتے ہیں ان کو بھی رسم حلف برداری میں یہ الفاظ کہنے میں کوئی دقت نہ ہوگی کہ ہم اس ایشور کی سوگند کھا کر کہتے ہیں جس کے سوا ہم کسی اور چیز کی پرستش نہیں کرتے نہ اس کا کوئی شریک بناتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ اگر تمام مذاہب کے لٹریچر میں سے خدا کا نام نکال دیا جائے تو کسی بھی مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

شہنشاہ ھرقل

روم کے شہنشاہ ہرقل کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تبلیغی چٹھی لکھی تھی اسمیں جو قرآن کریم کی آیت کریمہ آپ نے تحریر فرمائی تھی اس میں بھی یہ عظیم نکتہ بیان فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ کی توحید و عبادت پر اتفاق کر لینے سے تمام افراد و اقوام صحیح و اتحاد و اتفاق کی زنجیر کا حصہ بن کر اپنے تمام سیاسی و مذہبی مسائل بڑی آسانی سے حل کر سکتے ہیں اور وہ معرکۃ الآراء آیت کریمہ یہ ہے :- قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا (آل عمران آیت ۶۵) ترجمہ : تو کہہ اے اہل کتاب آؤ ہم اس بات پر متفق ہو جائیں جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی اس کا کسی چیز کو شریک ٹھہرائیں۔ یہ اعلان اتنی بڑی عظمت رکھتا ہے کہ جس طرح آج سے چودہ سو سال قبل مفید تھا اسی طرح آج کے حکمرانوں کے لئے بھی راہنمائی کرتا ہے۔

امام الزمان

موعود اقوام عالم سیدنا حضرت مسیح و مہدی علیہ السلام جو دور حاضر کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ہیں، آپ نے کشتی اللہ تعالیٰ کے نام کو نہایت وجد آفریں انداز سے مقدم رکھا ہے آپ فرماتے ہیں :-

"میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کیساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔" (اربعین)

پس موجودہ کانگرس حکومت مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے اپنے حلف نامہ میں اللہ تعالیٰ کے وجود کو مقدم رکھا اور مخلوق خُدا کی ہمدردی اور مساوات کے الفاظ رکھے۔

رکھتے ہیں جو لوگوں کے لئے پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کے بکھرا نہیں کرتے

دُعائیں

گزشتہ ملکی انتخابات میں اگرچہ کانگرس پارٹی سب سے بڑی پارٹی ہو کر اُبھری تھی لیکن باقی پارٹیوں کی سخت نفرت کی وجہ سے وہ حکومت نہ بنا سکی اور جنتا پارٹی کی حکومت دو مرتبہ بنی اور دو مرتبہ گری۔ یہ دیکھ کر ملک کا ہر بہی خواہ سوچ رہا تھا کہ جس ملک میں اتنا خلفشار ہے اس کا انجام بظاہر نہایت بھیانک دکھائی دے رہا تھا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان کے سوویں جلسہ سالانہ میں متوقع شرکت کی بناء پر خصوصی دُعائیں کیں اور تحریک فرمائی تھی کہ :-

"خدا تعالیٰ ہندوستان کو امن عطا فرمائے اور ہندوستان کے شمال و جنوب میں نفرتوں کی جو تحریکات چلائی جا رہی ہیں اور ہندوستانی بھائی اپنے ہندوستانی بھائی کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے۔ (آگے صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

خصوصی درخواست دُعا (بقیہ صفحہ اوّل) :- اس مرض سے جلد افاقہ کیلئے جو ادویات دی جا سکتی تھیں وہ بلڈ شوگر کی زیادتی کی وجہ سے نہیں دی جا سکتیں۔ اس وقت حضور انور کی تجویز فرمودہ ادویات، اور ایلو پیتھی و یونانی ادویات بھی زیر استعمال ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اسی طرح آپکی بیگم صاحبہ بھی آنکھ کے اپریشن کے بعد ابتک پوری طرح صحتیاب نہ ہو سکیں انکی کامل صحتیابی کیلئے بھی درخواست دُعا ہے۔

خطبۂ جمعۃ المبارک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اب جبکہ امن کی حالت میں ہو اپنے لئے استغفار کرو

جب وہ وقت آجائے کہ خدا کے عذاب پہنچ جائیں اور قوموں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں وہ وقت استغفار کا نہیں ہوتا

پس آج جو تم استغفار کروگے وہ مشکل وقتوں میں تمہارے کام آئیگا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ امان (مارچ) ۱۳۶۳ ہش ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ۔ ربوہ۔

یہ نہایت بصیرت افروز خطبہ (غیر مطبوعہ) ادارہ بدر کلیۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی :-

" وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(الانعام آیت : 55)

وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

(التوبۃ آیت : 106)

وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(التوبۃ آیت : 102)

اور پھر فرمایا :-

یہ تینوں آیات جو میں نے اس وقت تلاوت کی ہیں ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفت غفوریت سے ہے یعنی اسکی غفاری اور مغفرت سے ان کا تعلق ہے ۔

پہلی آیت جو سورۃ الانعام سے لی گئی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو تو ان کو کہہ تم پر ہمیشہ سلامتی ہو تمہارے رب نے اپنے آپ پر رحمت کو فرض کر لیا ہے ۔ اس طرح کہ تم میں سے جو کوئی غفلت میں کوئی بدی کر بیٹھے پھر اس کے بعد وہ توبہ کرنے اور اصلاح کرے تو اس خدا کی صفت یہ ہے کہ

وہ بہت بخشنے والا

اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

دوسری آیت جو سورۃ توبہ کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ کچھ اور لوگ ہیں جو خدا کے حکم کی انتظار میں چھوڑے گئے ہیں اس کو یعنی خدا تعالیٰ کو اختیار ہے کہ خواہ ان کو عذاب دے یا انکی توبہ قبول فرمائے اور اللہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے ۔

تیسری آیت بھی سورۃ توبہ سے لی گئی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کچھ اور لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا انہوں نے نیک عملوں کو کچھ اور عملوں سے جو برے تھے ملا دیا یعنی بدیاں بھی کیں اور نیکیاں بھی کیں قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرما دے یعنی جس کے متعلق ہم محاورۃً کہہ سکتے ہیں کہ بعید نہیں کہ خدا تعالیٰ ان پر بھی فضل فرما دے ۔

اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا

گزشتہ خطبہ میں میں نے خدا تعالیٰ کی صفت غفاری سے متعلق بیان کیا تھا کہ اس کا ایک معنی جو نہایت اعلیٰ درجہ کا رنگ رکھتا ہے اور بہت بلند پایہ معنی ہے اس کا اطلاق سب سے بڑھکر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوتا ہے [illegible] آپ کی ذیل میں دیگر انبیاء پر وہاں استغفار کا معنی یہ بنتا ہے کہ اے خدا! ہمیں گناہوں سے دور رکھ ۔ ہمیں اپنی محبت میں ڈھانپ لے یہاں تک کہ گناہ ہم تک نہ پہنچ سکیں ۔ ادنیٰ ہوں یا بڑے ہر قسم کے گناہوں سے ہمیں دور رکھیو ۔ ہمارے اور گناہوں کے درمیان فاصلے ڈال دے ۔ یہ معنے ہیں جن میں انبیاء استغفار کرتے ہیں اور ان معنوں میں سب سے زیادہ اعلیٰ اور ارفع طور پر یہ صفت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی ذات اقدس سے تعلق رکھتی ہے ۔ لیکن اس کے اور بھی بہت سے معانی ہیں اور ان معانی میں گناہگار بندوں کا بھی ذکر چلتا ہے ۔ تھوڑے گناہگار بندوں کا بھی ذکر ملتا ہے اور زیادہ گناہگار بندوں کا بھی ۔ ایسے بندوں کا بھی ذکر ملتا ہے جنہوں نے کچھ نیک اعمال کئے اور کچھ بداعمال کئے اور ان کی زندگی نیک و بد کے درمیان لٹکی رہی ۔ اور ایسے بندوں کا بھی جن کے بداعمال غالب آگئے لیکن ان کے متعلق بھی ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا گیا ۔ وہ چاہے تو ان کو بخش دے چاہے تو ان کو نہ بخشے ۔

ان ہر دو لحاظ سے جب ہم خدا کی صفت غفاریت پر غور کرتے ہیں تو اسکی ایک حد ربوبیت سے ملی ہوئی نظر آتی ہے اور دوسری حد مالکیت سے ملی ہوئی نظر آتی ہے ۔ ربوبیت کے لحاظ سے استغفار کے وہ معنے ہوں گے جو اول طور پر مذکور ہوئے ۔ اگرچہ دوسرے معنے میں بھی ربوبیت جلوہ گر ضرور ملتی ہے لیکن اسکا زیادہ تر تعلق صفت مالکیت سے ہے ۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی تربیت اس طرح بھی کرتا ہے کہ وہ خدا کے حضور ہمیشہ یہ التجا کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں اپنی ذات میں گناہ سے بچنے کی طاقت نہیں ہے ۔ ہمیں کوئی زعم نہیں ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم اپنے اعمال یا قوت ارادی کے زور سے گناہ سے بچ کر پاک لوگوں میں شمار کئے جاسکتے ہیں ۔ اس لئے تو ہم پر رحم فرما اور ہمیں گناہوں سے دور رکھ اس طرح کہ گناہوں اور ہمارے درمیان تیری محبت حائل ہو جائے ۔

ہم تیری محبت میں مستغرق ہو جائیں

اور اس وجہ سے ہم گناہوں سے بچائے جائیں ۔

پس ربوبیت کا یہ معنی بڑی قوت اور شان کے ساتھ صفت غفاریت سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس کے ذریعہ انسان ہمیشہ ادنیٰ سے اعلیٰ حالتوں کی طرف ترقی کرتا چلا جاتا ہے اور اس ترقی کی راہ میں جو خدشات ہیں استغفار کے ذریعہ ان خدشات سے بچتا ہے ان ٹھوکروں سے بچتا ہے جن کے نتیجہ میں بسا اوقات ایک ترقی یافتہ انسان بھی تحت الثریٰ میں جا گرتا ہے ۔ چنانچہ قرآن کریم اس ضمن میں

بلعم باعور کی مثال

دیتا ہے ۔ وہ نام تو بلعم باعور نہیں لیتا لیکن ایک کتے کی مثال دے کر اس کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس میں ایسی صفات تھیں اور ایسے اعمال کی طاقت تھی کہ جس کے نتیجہ میں اس کا رفع ہو سکتا تھا لیکن اس نے استکبار سے کام لیا اور دنیا کی طرف جھک گیا یعنی دنیاوی ذرائع پر اس نے بناء کی اور دنیا کی طرف اس کا میلان بڑھ گیا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ استغفار سے محروم رہا اور اللہ تعالیٰ سے نیکی طلب کرنے کی بجائے اس نے اپنی انانیت پر زور دیا ۔ یہ مفہوم ہے (سورۃ اعراف آیت 177 میں پائے جانے والے) ذکر کا جو بلعم باعور کے تعلق ملتا ہے ۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے پھر اسے دنیا کی طرف جھکنے دیا اور اس کا رفع نہ فرمایا ۔ اس کے متعلق روایات آتی ہیں کہ وہ اپنی زندگی میں ایک وقت تک بڑے [illegible]

کے مقام تک پہنچ گیا تھا اور اس کے اندر ترقی کرنے کی غیر معمولی صفات پائی جاتی تھیں لیکن چونکہ اُس نے استکبار سے کام لیا اور اس کے دماغ میں یہ زعم پیدا ہوگیا کہ گویا میں اپنے زور سے نیکی کر رہا ہوں اسلئے وہ بڑے بلند مقام سے گرایا گیا ہے اور بڑی بلند چوٹی سے جو گرتا ہے اتنا ہی زیادہ اس کو نقصان پہنچتا ہے۔ غرض استغفار میں ربوبیت کے تمام پہلو شامل ہیں آغاز بھی اور انجام بھی۔ اور

استغفار انجام تک انسان کی ربوبیت کرتا چلا جاتا ہے

اور ٹھوکروں اور لغزشوں سے اسکی حفاظت کرتا ہے۔ ان معنوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سب سے زیادہ استغفار فرمایا۔ اور کسی انسان کو یہ توفیق نہیں ملی کہ وہ اس حد تک استغفار کرے۔

جو لوگ اس طرح استغفار کرتے ہیں اُن کا رُخ صرف خدا کی جانب نہیں ہوتا بلکہ بالکل اسی طریق پر وہ خدا کے بندوں کی ربوبیت کرتے ہیں اور ان معنوں میں وہ مزکّی بن جاتے ہیں۔ جتنا زیادہ کوئی استغفار کرنے والا ہوگا اتنا زیادہ اس کے اندر تزکیہ کا رجحان پایا جائے گا۔ اتنا زیادہ وہ بنی نوع انسان کو پاک کرنے کی بے پناہ خواہش اپنے اندر رکھتا ہوگا۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک پہلو سے مستغفر تھے یعنی خدا تعالیٰ سے بکثرت استغفار کرکے بلند مراتب حاصل کرنے والے ترقی کرنے والے ربوبیت کی وہ انتہائی منازل طے کرنے والے جو انسان کے مقدر میں ہیں۔ اور دوسری طرف خدا کے بندوں کے لئے مزکّی بن گئے۔ بندوں کے لئے رب نہیں تھے کیونکہ ربوبیت ایک ایسی صفت ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ بندوں کے لئے استعمال نہیں ہوتی۔ لیکن جب روحانی طور پر ایک انسان اپنے رب کی صفات اختیار کرتا ہے۔ تو وہ بندوں کے لئے مزکّی بن جاتا ہے۔ وہ اُن کو پاک کرنے لگ جاتا ہے اور ان دونوں چیزوں کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے۔ وہ لوگ جو استغفار تو کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے بندوں کی اصلاحِ احوال کی فکر نہیں کرتے اُسی قدر ان کی استغفار اپنے ماحصل اور مطلوب سے محروم رہ جاتی ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ انسان اللہ تعالیٰ سے تو یہ چاہے کہ اے خدا! تو مجھے گناہوں سے دور رکھ اور اپنی محبت میں ڈھانپ لے اور اس کے بندوں میں فحشاء کو دیکھنا پسند کرے اور اُن سے محبت اور پیار کا سلوک نہ کرے ان کو اپنے ساتھ جوڑ کر انکی اصلاح کی کوشش نہ کرے۔ ان معنوں پر جب ہم نگاہ ڈالتے ہیں تو تربیت کا ایک بہت ہی اعلیٰ نکتہ ہمارے ہاتھ آتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر آپ بندوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو جس طرح خدا تعالیٰ کی محبت ایک انسان اور اسکے گناہ کے درمیان حائل ہوتی ہے اسی طرح انسان کی محبت حائل ہو جاتی ہے ایک بد انسان اور اسکی بدیوں کے درمیان اور جب تک محبت نہ ہو کسی کی کامل اصلاح نہیں ہوسکتی اسلئے جو شخص تربیت کا دعویٰ کرتا ہے اور مزکّی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کے لئے ضروری ہے وہ نرم اخلاق ہو اس کے اندر رأفت کا جذبہ پایا جاتا ہو وہ اپنے ساتھ انسان کو اسطرح جوڑ لے کہ اس جوڑنے کے نتیجہ میں اس کا تزکیہ ہو۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دونوں پہلوؤں سے تمام بنی نوع انسان سے زیادہ کامل نظر آتے ہیں۔ محبت کا اتنا گہرا تعلق آپ نے اپنی ذات کے ساتھ پیدا کر دیا کہ اُن جاہل عربوں کی اصلاح میں اس محبت کا بہت بڑا دخل تھا کہ جن کی چند سالوں میں کایا پلٹ دی گئی۔ اگر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غیر معمولی محبت اُن کے دل میں پیدا نہ ہوئی ہوتی تو ان کو گناہوں سے بچنے کی طاقت نہ ملتی ان میں از خود اس بات کی استطاعت ہی نہ تھی کہ وہ سینکڑوں سال سے خون میں ملی جلی بدیوں سے وہ دور رہ سکیں۔

پس آج بھی یہی نسخہ کارگر ہوگا۔ وہ لوگ جو تربیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور جو استغفار کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ اُن کا استغفار مقبول ہو ان کو بالکل یہی سلوک جو وہ خدا سے چاہتے ہیں اللہ کے بندوں سے کرنا پڑے گا۔ اور پیار اور محبت کے دائرہ کو وسیع کرنا پڑے گا اور محبت کی قوت میں شدت پیدا کرنی پڑے گی یہاں تک کہ آپ کی محبت کی بناء پر لوگ اپنے تزکیہ کے لئے مجبور ہو جائیں۔ نفرت اور تزکیہ میں ایک ایسا بُعد ہے جیسے مشرق اور مغرب کا بُعد ہے۔ وہ لوگ جو نفرت کے ذریعہ اصلاح کرنا چاہتے ہیں لازماً غلطی پر ہیں کیونکہ قرآن کریم جگہ جگہ اُن کی تردید فرما رہا ہے اور انسانی فطرت اس خیال کو دھکے دے رہی ہے۔

استغفار کے مضمون پر ہی غور کیا جائے تو یہ حکمت آسانی سے سمجھ آسکتی ہے کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کا دعویٰ اور نفرت کا ہتھیار لے کر نکلنا ہے یہ دونوں باتیں اکٹھی نہیں چل سکتیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

(آل عمران آیت: ۱۶۰)

کہ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو تمام خوبیوں کا مجمع ہے تیری ذات میں بے انتہاء خوبیاں اکٹھی ہیں پھر بھی اگر تو صرف ایک خوبی سے عاری ہوتا یعنی فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ ہو جاتا تیرے دل میں سختی پیدا ہو جاتی تو ترشرو ہو جاتا لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یہ سارے لوگ جو آج عاشقوں کی طرح تیرے گرد اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور تیری محبت میں پروانہ وار جلنا چاہتے ہیں یہ سب تجھے چھوڑ کر بھاگ جاتے۔ لوگوں کی اصلاح کا یہ کتنا عظیم الشان نکتہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استغفار کی یہی تعریف بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

استغفار خدا تعالیٰ کی محبت میں چھپنے کا نام ہے

یہ کیسی عارفانہ تفسیر ہے جو اس سے پہلے کسی مفسر کے قلم سے نکلی ہوئی دکھائی نہیں دے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کرکے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اُس سے مدد چاہنا یہ استغفار تو مقربوں کا ہے (یعنی انبیاء اور بڑے بڑے اولیاء اور اُن بزرگوں کا جو مقربین کی صف میں شمار ہوتے ہیں) جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں۔ (ایک لمحہ کے لئے بھی وہ خدا سے دور ہونا پسند نہیں کرتے اور خدا کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے) اسلئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ (یعنی گناہوں سے بخشش کا کوئی تصور اس میں نہیں آتا گناہوں سے بچنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور خالصۃً محبت الٰہی کے نتیجہ میں جو تمنا دل میں پیدا ہوتی ہے اُسے استغفار کہا جاتا ہے۔

اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۶)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گناہوں کی بخشش کے معنوں میں بھی جب استغفار کی تفسیر بیان فرماتے ہیں تو یہ معنے نہیں لیتے کہ منہ سے کہہ دینا کہ اے خدا میرے گناہ بخش دے تو اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ گناہ بخش دیتا ہے بلکہ یہ معنے لیتے ہیں کہ اگر دل میں ساتھ ہی یہ نیک تمنا پیدا ہو کہ خدا مجھے گناہوں سے دور کردے اور پھر استغفار کرے تو پھر اسکی صفت مالکیت ظاہر ہوتی ہے پھر ناپ تول نہیں کئے جاتے۔ پھر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ گناہ زیادہ تھے یا نیکیاں زیادہ ہیں۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بعض دفعہ ایک لمحہ کے لئے اللہ کی محبت جب دل پر جلوہ گر ہوتی ہے یا خدا کی خاطر بنی نوع انسان کی محبت دل میں جلوہ گر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تمام بدیوں کے حساب کو کالعدم کر دیتا ہے اور یہاں اسکی صفت مالکیت ہی ہے جو دراصل استغفار کی قبولیت کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔ ان معنوں میں اللہ تعالیٰ کی صفت غفاریت کا مالکیت سے گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بہت سی احادیث ملتی ہیں۔ جن میں سے بعض کو میں نے آج کے خطبہ کا موضوع بنایا ہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ایک حدیث قدسی ہے یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کو خدا کی طرف منسوب کرکے بیان فرمایا کہ اللہ نے مجھے خبر دی ہے۔

حدیث قدسی کے الفاظ یہ ہیں

کہ:۔

اے میرے بندو! (یعنی خدا کہہ رہا ہے) تم سب راہ گم کردہ ہو سوائے اس کے جس کو میں راہ دکھاؤں۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ تم سب نادار اور محتاج ہو سوائے اس کے جس کو

میں بے نیاز کردوں۔ پس مجھ سے اپنا رزق مانگو اور تم سب گنہگار ہو۔ سوائے اس کے جس کو میں بچاؤں پس تم میں سے وہ جو یقین رکھتا ہے کہ میں گناہ بخشنے کی قدرت رکھتا ہوں وہ مجھ سے بخشش طلب کرے میں اُسے بخش دوں گا اور بخشش میں بالکل نہیں ہچکچاؤں گا۔ اور تمہارے اولین اور آخرین، تمہارے زندے اور تمہارے مردے تمہارے تر و تازہ اور تمہارے بیمار اور خشک سب تقویٰ شعار دل رکھنے والے ہوں تو ان سب کا بہترین متقی ہونا میری سلطنت اور مالکیت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتا۔

اور اگر تمہارے اولین اور آخرین اور تمہارے زندے اور تمہارے مردے، تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے بدتر اور شقی القلب ہو جائیں تو انکی یہ برائی میری سلطنت میں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکتی۔

اور اگر تمہارے اولین اور آخرین، زندے اور مردے، جوان اور بوڑھے ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور پھر تم میں سے ہر ایک اپنی سب مرادیں مانگنے لگے اور میں ہر ایک کو اس کا مطالبہ پورا کر دوں تو میری یہ عطا میرے ملک کے خزانوں میں اتنا بھی کمی نہیں کرے گی جتنا ایک سوئی جسے سمندر میں ڈبویا جائے اور باہر نکالا جائے تو اسکے ناکے پر کچھ تھوڑا سا پانی لگا رہ جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے گا میں جواد ہوں میں ماجد ہوں جو چاہوں کرتا ہوں میری عطا بھی کلام ہے میرا عذاب بھی کلام ہے۔"

اس حدیث میں خدا تعالیٰ کی صفت مالکیت کے ساتھ اُس کی مغفرت کو جوڑا گیا ہے۔ اور وہ گنہگار بندے جو حد سے زیادہ گناہوں میں ڈوب چکے ہوں اُن کو بھی مایوسی سے نکال دیا گیا ہے اور یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جہاں تک خدا تعالیٰ کی ملکیت کا تعلق ہے اس کی بخشش کی راہ میں کوئی بھی روک نہیں لیکن وہ اگر جسے چاہے گا بخش دے گا جسے چاہے گا نہیں بخشے گا اور اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جو شرائط عائد فرمائی ہیں ان کا ان آیات میں ذکر گذر چکا ہے جن کی میں نے تلاوت کی تھی۔ اُن آیات سے تعلق رکھنے والی جو تفصیلی شرائط ہیں یا ایسے مواقع جن پر خدا تعالیٰ کی مغفرت خاص جوش مارتی ہے اُن کا بیان آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف حکایات کی شکل میں اور مختلف فرمودات کے رنگ میں فرمایا ہے۔

ایک حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے دوزخ میں لے جاؤ۔ جب وہ دوزخ کے کنارے پر جا کر کھڑا ہوا تو مڑ کر کہا اے میرے اللہ! میرا گمان تو تیرے بارہ میں بہت اچھا تھا۔ یعنی میں تو آپ سے حسن ظن رکھتا تھا۔ تو اللہ فرمائے گا اسے واپس لے جاؤ کیونکہ میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق ہی اس سے سلوک کرتا ہوں۔

(الترغیب والترہیب باب الترغیب فی الرجاء)

پس سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اپنے ظن کو درست کیا جائے۔ اور یہ خیال کہ کیا کسی سے ظن درست ہو جائے گا یہ غلط ہے۔

اللہ تعالیٰ کے متعلق

جو شخص اپنا ظن درست رکھتا ہے۔ وہ بعض ابتلاؤں میں مبتلا ہوتا ہے تو ٹھوکریں کھانے کے باوجود بھی خدا تعالیٰ کے متعلق اپنا تصور درست رکھتا ہے۔ خدا اگر اسکی دعا قبول نہیں بھی کرتا تو راضی برضا رہتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسکو کسی ابتلاء سے نہیں بھی نکالتا تو اس وقت اسکے دل میں باغیانہ خیالات پیدا نہیں ہوتے اور جب وہ گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو بے اختیار پاتا ہے تب بھی اس کے دل میں یہ یقین کامل پایا جاتا ہے اور کبھی متزلزل نہیں ہوتا کہ مجھے اللہ چاہے تو بخش سکتا ہے۔ اور وہ اسی قسم کا سلوک خدا کی مخلوق سے بھی کرتا ہے۔ یہ وہ ظن ہے جس کے متعلق ہمیں پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی قدر فرمائے گا کہ ایسا شخص اگر تعلق رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہو۔ یہ اتنی بڑی ... جا چکا ہو کہ یہ جہنم میں جھونکا جائے گا کیونکہ آخری ... بہت زیادہ ...

حسن ظن انسان کو آخری ہلاکت سے بچا سکتا ہے۔

پس استغفار کرنے والوں کے لئے اس میں بہت ہی حکمت کا پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنے ظن کو کبھی میلا نہ ہونے دیں۔

ہمیشہ خدا تعالیٰ سے حسن ظن رکھیں

کیونکہ جو شخص اللہ سے سوء ظن رکھتا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ بنی نوع سے حسن ظن نہ رکھے۔ یہ ایک اور پہلو ہے جس کو خود آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مختلف رنگ میں ظاہر فرمایا کہ جو شخص خدا کے بندوں سے یہ سلوک نہیں کرتا وہ خدا سے بھی یہ سلوک نہیں کرتا۔ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ جو بندوں پر رحم نہیں کرتا وہ خدا کے رحم کا طالب نہیں ہو سکتا۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مضمون کو اتنا کھول دیا ہے کہ اس کے بعد یہ خیال یا یہ وہم کہ حسن ظن کا صرف ایک راستہ ہوگا اور وہی انسان کو بچائے گا یہ غلط ہے۔

خدا تعالیٰ پر حسن ظن رکھنے والا

خدا کے بندوں پر بھی حسن ظن رکھتا ہے اور وہی حسن ظن قبول ہوگا یا اسی کا حسن ظن قبول ہوگا جو اپنے اللہ پر بھی حسن ظن رکھتا ہے اور اس کے بندوں پر بھی حسن ظن رکھتا ہے۔ اُن کے ساتھ بھی حسن ظنی والے معاملات کرتا ہے بدظنی والے معاملات نہیں کرتا۔ ایسے شخص کے لئے خوشخبری ہے کہ اگر اُسکی کمزوریاں غالب آ جائیں اور وہ گناہوں سے نہ بچ سکا ہو اور اس کے گناہوں کا پلڑا نمایاں طور پر بھاری بھی ہو گیا ہو۔ تب بھی اللہ تعالیٰ اس حسن ظن کے نتیجہ میں اُسے معاف فرما دے گا۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے خوف کا استغفار سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ بعض اوقات انسان حیران ہوتا ہے کہ ایک انسان جو اتنی لمبی بدیاں کر چکا تھا اس کو بخشا کیوں گیا ہے اور اس قسم کی احادیث پڑھ کر ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ پھر تو کوئی فرق نہیں پڑتا بدیاں کر لینی چاہئیں حالانکہ اس قسم کی بدیوں کی جرأت اس خوف کو کھا جاتی ہے اور ٹکراتی ہے اس خوف سے جس کے نتیجہ میں انسان بخشا جاتا ہے اسلئے جسارت کے نتیجہ میں بدیاں کرنے کا کوئی جواز نہیں ملتا۔ نہ قرآن کریم سے ملتا ہے نہ احادیث سے لیکن ایک انسان بعض دفعہ اپنے معاشرہ کی وجہ سے یا اپنے پیدائشی حالات کی وجہ سے اپنے بعض جبلی تقاضوں کی بناء پر بدیوں سے مغلوب ہو جاتا ہے اور بدی کے وقت بھی خدا کا خوف دامنگیر رہتا ہے اور ساری عمر اس کے ذہن پر یہ چیز غالب آ جاتی ہے کہ وہ خدا سے ڈرتا ہے اور خوف کھاتا ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوگا۔ ایسے شخص کی حالت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان فرماتے ہیں کہ

ایک آدمی جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی

تھی اپنے اہل سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا دینا۔ اور میری راکھ کو آدھا خشکی میں اور آدھا سمندر میں بہا دینا۔ خدا کی قسم اگر اللہ نے مجھ پر قابو پا لیا تو پھر مجھے ایسی سزا دے گا کہ دنیا جہان میں کسی کو نہ دی ہوگی (اعترفوا بذنوبھم کا جو قرآن کریم میں ذکر آیا تھا جس کی میں نے شروع میں تلاوت کی تھی یہاں اُس کا ایک انتہائی مقام بیان ہو رہا ہے) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ آدمی مر گیا تو انہوں نے اسی طرح کیا جس طرح اس نے کہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے خشکی اور تری کو حکم دیا کیونکہ وہ مالک ہے کہ اسکی راکھ کے ذرات کو جمع کرو پس وہ جمع ہو گئے اور اسے وجود ملا۔ تو اللہ نے اُس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا تھا۔ اے میرے بندے! تو نے یہ وصیت کیوں کی تھی کہ مجھے جلا کر خاک کر دیا جائے اور آدھے ذرات کو خشکی میں بکھیرا جائے اور آدھے ذرات کو سمندر میں بہا دیا جائے۔ تو اس نے عرض کیا کہ اے میرے رب! تو تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا کیا تھا۔ میں نے عرض تیرے خوف کی وجہ سے ایسا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو نے میرے خوف کی وجہ سے ایسا کیا تھا اسلئے میں تجھے بخش دیتا ہوں اور وہ سارے گناہ جن کا تو مرتکب ہوا۔ ابھی نیکی نہیں تھی صفت مالکیت جب جلوہ گر ہوئی تو ان کو خاک کی طرح اڑا دیا۔ ان گناہوں کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ لیکن یہ شخص اعترفوا بذنوبھم میں اپنے کمال کو پہنچا ہوا نظر آتا ہے اور خوف خدا میں بھی اپنے درجہ کمال کو پہنچا ہوا نظر آتا ہے۔ کوئی دوسری خوبی ہو یا نہ ہو اللہ کا خوف رکھتا اور خوف دکھاتا اور اپنے گناہوں کا معترف رہنا یہ ایسی صفات ہیں جو ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اور اس کی طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اس حدیث میں اشارہ فرما رہے ہیں کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کا تعلق ہے اسکی کوئی بھی حد نہیں ہے اسلئے کسی انسان کے لئے مایوسی کا کوئی بھی مقام نہیں ہے۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک اور بندے کے خوف کا ذکر کرتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ

خوف خدا ہوتا کیا ہے۔

اور بعض اوقات کس قسم کا خوف طاری ہوتا ہے جو بدیوں کو کھاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو مغفرت پر آمادہ کرتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص پر اللہ تعالیٰ کی خشیت طاری ہوگئی اور وہ رونے لگا اور اتنی بڑی خشیت تھی کہ اس نے اپنے آپ کو گھر میں مقید کر لیا یعنی باہر نکلنا چھوڑ دیا۔ آنحضورؐ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ اس کے گھر تشریف لے گئے۔ جب آپ اس کے کمرے میں داخل ہوئے اور اس کی گردن کو ہاتھ لگا کر دیکھا کہ اس کا کیا حال ہے تو وہ مر کر گر پڑا یعنی وہ آخری دموں تک پہنچا ہوا تھا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا اسکی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا جائے کیونکہ خوف خدا اور خشیت الٰہی سے اس کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔

پس صرف نام لے لینا کہ ہم خدا کی خشیت اور اس کا خوف رکھتے ہیں یہ اور بات ہے اصل یہ ہے کہ انسان کی اندرونی حالت خشیۃ اللّٰہ کی غماز ہو۔ یہ اندرونی حالت ہی ہے جو بعض دفعہ اتنا جوش دکھاتی ہے کہ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا خوف خدا سے واقعۃً اس کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضورؐ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے کہ ہوا چلی اور اس درخت کے خشک پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے تو آنحضورؐ نے فرمایا ایسے درخت کی مثال کیسی ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ اور اسکے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم تو جو کچھ سیکھتے ہیں آپؐ ہی سے سیکھتے ہیں۔ آپؐ ہی بتا دیجئے کہ اس درخت کی مثال کیسی ہے تو آپ نے فرمایا یہ ایک ایسے مومن کی مثال ہے جسکے اللہ کی خشیت سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کے گناہ اس سے جھڑ جائیں گے اور اسکی نیکیاں باقی رہ جائیں گی۔ پس خشیت سے مراد فقط ایک جذبہ نہیں ہے بلکہ جس طرح ایک خزاں رسیدہ درخت کے پتے ہوا کے ایک جھونکے سے جھڑ جایا کرتے ہیں اسی طرح انسان کے گناہ جھڑ کر اس سے تعلق توڑ لیتے ہیں اور سبز پتے وہ نیکیاں ہیں جو اسی طرح باقی رہ جاتی ہیں۔ درخت کم سرسبز ہو یا زیادہ سرسبز ہو ہر حال سرسبز رہے گا۔ نیکیاں کم ہی ہونگی تب بھی باقی رہ جائیں گی۔ اور بدیاں زیادہ بھی ہونگی تو جھڑ جائیں گی۔ کیونکہ سوکھے ہوئے پتے دوبارہ تو درخت کے ساتھ نہیں لگ جایا کرتے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت ہی عارفانہ رنگ میں خشیت کے نتیجہ میں بخشش کی مثال کو واضح فرما دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس کا دل واقعۃً خدا سے ڈرتا ہے اس لمحہ میں جو اسکی بخشش ہوتی ہے اس کا عملی ثبوت مومن کی زندگی میں ملتا ہے کہ وہ بدیوں سے اس طرح بے تعلق ہو جاتا ہے جس طرح ایک درخت سوکھے پتوں سے بے تعلق ہو جاتا ہے جو ہوا کے ایک جھونکے سے جھڑ جاتے ہیں اور نیکیوں سے بے تعلق نہیں ہوتا بلکہ مزید نشوونما پاتی ہیں کیونکہ جب سوکھے ہوئے پتے جھڑتے ہیں تو لازماً اس درخت کو زیادہ خوراک مہیا کرتی ہے۔

ایک اور موقعہ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خدا کی

مغفرت کے حصول کے باریک نکات

کو بیان کرتے ہوئے فرمایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک بار نہیں سات بار نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبہ سنی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کفل نامی تھا جو گناہ سے بچتا نہیں تھا۔ ایک دفعہ قحط کے نتیجہ میں جب غرباء میں فاقہ کشی پھیل گئی اور لوگوں کو جان بچانی مشکل ہوگئی تو ایک غریب عورت اس کے پاس مدد کیلئے آئی۔ اس نے اسکی عصمت کا سودا کیا اور کہا کہ میں تجھے اتنے پیسے دوں گا اگر تو اپنی عصمت میرے پاس بیچ دے۔ وہ غریب عورت تھی اور اس کے گھر والے فاقے کر رہے تھے۔ اس لئے اس کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ عورت روتی رہی اور اسکا بدن کانپنے لگا اس پر اس نے پوچھا کہ میں کیا کر رہا ہوں تو کیوں روتی ہے تیرا بدن کیوں کانپ رہا ہے اُس نے کہا مجھے خدا تعالیٰ نے جس بدی سے بچائے رکھا ہے میں خدا کی خاطر تجھے واسطہ دیتی ہوں کہ مجھے اس بدی پہ مجبور نہ کر۔ اس پر شخص خوف خدا سے رضائے باری تعالیٰ کی خاطر اس بدی سے فیصلہ کیا کہ میں اس سے باز آجاؤں گا اور صرف یہی فیصلہ نہیں کیا آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اُس نے عہد کیا کہ میں آئندہ کبھی بدی کے قریب نہیں جاؤں گا۔ یہ ہے مغفرت کا وہ نکتہ جس کو بعض اوقات بعض راویوں نے حدیث مکمل بیان نہ کرنے کی وجہ سے چھوڑ دیا اور لوگوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوگئیں کہ گویا اس کے بعد بھی وہ گناہوں میں ملوث رہا اور پھر اللہ نے بخش دیا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واضح طور پر فرماتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ وہ اُس وقت رکا بلکہ اس کے دل پر اللہ کا ایسا خوف طاری ہوا کہ اُس نے فیصلہ کیا کہ میں آئندہ بدی کے قریب نہیں جاؤں گا۔ اور خدا کی رحمت کی شان دیکھیں کہ اُسی رات وہ مر گیا۔ اور خدا نے اسکو ابتلاء سے محفوظ کر لیا۔ یعنی

بخشش کی ایک یہ بھی شان ہے۔

خدا جانتا تھا کہ وہ بندہ کمزور ہے اس وقت اسکی حالت ایسی پیدا ہو گئی ہے کہ جس کے نتیجہ میں اس نے بدیوں سے رکنے کا فیصلہ کیا ہے اور آئندہ شاید نہ رک سکے (یعنی ہم شاید سمجھتے ہیں اللہ کو تو علم تھا کہ وہ رک سکتا تھا یا نہیں رک سکتا تھا) تو اسی آخری فیصلہ کے وقت وہ اسکا آخری فعل تھا جس کے بعد اُس کی وفات ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے اسکی مغفرت فرما دی بلکہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ رات کو اپنے گھر میں مردہ پایا گیا اور اسکے دروازے پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلہ میں کفل کو معاف فرما دیا ہے۔ یعنی صرف اس سے مغفرت ہی نہیں فرمائی بلکہ ستاری کا بھی عجیب سلوک فرمایا اور اس کو ان تمام لوگوں کے سامنے سرخرو فرما دیا جو جانتے تھے کہ یہ انتہائی بد انسان ہے۔

پس استغفار کا لفظ گناہوں سے بخشش مانگنے کے معنوں میں آتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عرفان کے نتیجہ میں اس معنے کو پایا اور ہمارے سامنے بیان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے کہ محض معافی مانگی جائے بلکہ ایک خاص جذبہ کے ساتھ بخشش طلب کی جائے ایسا جذبہ جو روح کی گہرائیوں میں اثر انداز ہو کر رہ جائے۔ ایسا جذبہ جو جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے ایک ایسا جذبہ جس کے نتیجہ میں انسان کا وجود کانپنے لگے اور اس کی بدیاں اس طرح جھڑ جائیں جس طرح خشک پتے ہوا کے جھونکوں سے جھڑ جایا کرتے ہیں۔ اور اسکی نیکیاں قائم رہیں اور یہ ارادے دل سے بلند ہوں کہ آئندہ میں بدیوں کے قریب نہیں جاؤں گا اور انسان ان معنوں میں استغفار کرے کہ اے اللہ! مجھے آئندہ بدیوں سے محفوظ رکھنا اور میرے پچھلے گناہ معاف فرما۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ ایسے انسان کی بخشش فرما دیتا ہے اور اس لحاظ سے چونکہ وہ مالک ہے۔ اسلئے گناہ کا کوئی درجہ یا مرتبہ یا اسکی کیفیت اور کمیت خدا کی بخشش کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتے۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا تھا

خدا کے بندوں سے انسان کا حسن سلوک

اور بندوں پر رحم کرنا یہ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ یہ واقعہ جو میں نے ابھی بیان کیا ہے۔ اس میں بھی دراصل جذبہ رحم کارفرما تھا۔ جو غالب آگیا۔ اس نے ایک غریب عورت پر رحم کیا اور اس نے پھر جنم دیا ہے اللہ کے خوف کو اسی طرح درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے اس مقام تک پہنچ گیا جہاں اللہ تعالیٰ کی بخشش واجب ہو جاتی ہے۔ پس بنی نوع انسان سے رحم کرنے کا بخشش سے بڑا تعلق ہے۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس مضمون کو مزید کھول کر بیان فرماتے ہیں کہ

ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔

اور اس نے ملازم کو کہہ رکھا تھا کہ جب تو کسی کو تنگ دست پائے۔ وہ غریب ہو اور قرض ادا نہ کر سکتا ہو تو اس سے درگذر سے کام لیا کرو۔ اس سے کوئی سختی نہیں کرنی شاید اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف فرمائے۔ جب اسکی وفات ہوئی تو اسکو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔ یہ خبر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دی اور یہ بھی حدیث قدسی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے فعل سے خدا تعالیٰ اس طرح خوش ہوا کہ اللہ نے خود آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اسکے حالات کا ذکر فرما کر اس کی بخشش کے متعلق اطلاع عطا فرمائی۔

جہاں تک

استغفار کی روح کا تعلق

ہے وہ دعا ہی ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ دعا دراصل عجز کا اظہار کہ ہم اپنی طاقت سے نیک نہیں ہو سکتے۔ ہم اپنے زور اور اپنی قوت سے کسی بدی کو چھوڑ

۱؎ الترغیب والترہیب باب الترغیب فی الخوف وفضلہ

پیس سکتے اور کسی نیکی کو اختیار نہیں کر سکتے۔ چنانچہ استغفار میں آخری تان دعا ہی پر ٹوٹتی ہے۔ دعا ہی استغفار ہے اور استغفار کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بہت ہی پیاری دعا سکھائی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیے جو میں نماز میں مانگا کروں۔ تو آپ نے فرمایا یہ دعا مانگا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا
یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ
مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

(مسند احمد بن حنبل جلد اصفحہ ۴)

ترجمہ:- میرے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے میں نے بہت ہی گناہ کئے ہیں لیکن یہ بھی اچھی طرح جانتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے پس میری مغفرت اپنے حضور سے فرما۔ یہ دعا کا بہت ہی پیارا انداز ہے صرف فاغفرلی نہیں کہا بلکہ فرمایا اپنی جناب سے۔ میرا استحقاق کوئی نہیں ہے اسی مضمون کو مزید واضح فرمایا پہلے یہ کہا کہ یہ کہو کہ میں اتنا گناہ گار ہوں کہ گناہ ہوں میں میں نے حد کر دی ہے لیکن یہ بھی خوب اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ تو بڑا بخشنے والا ہے اس لئے تو اپنی جناب سے اپنے حضور سے میری مغفرت فرما دے۔ اور میرا معاملہ تو رحم کا ہے استحقاق کا نہیں ہے۔ تو رحم فرما۔ تو بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

جماعت احمدیہ

کو اس رنگ میں استغفار کرنی چاہیئے اوّل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے گناہوں سے بچنے کی بکثرت استغفار۔ دوسرے ان گناہوں سے توبہ اس رنگ میں جس رنگ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمایا اور تیسرے دعاؤں میں نہایت عجز اور انکساری۔ پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ مسئلہ بھی حل فرما دیا کہ نماز میں کوئی اور دعا جائز ہے یا نہیں۔ یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی چاہیئے یہ حدیث اس تصور کو قطع کر رہی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز میں مسنون الفاظ کے سوا اور الفاظ نہیں کہے جا سکتے ان کے لئے اس میں لمحہ فکریہ ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس سوال کے جواب میں یہ دعا سکھا رہے ہیں کہ یا رسول اللہ! مجھے نماز میں دعا کرنے کے لئے کوئی دعا بتائیے۔

پس اس دعا کو التزام سے جماعت احمدیہ اپنے لئے اختیار کرلے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اب جب کہ امن کی حالت میں ہو اپنے لئے استغفار کرو۔ جب وہ وقت آجائے کہ خدا کے عذاب پہنچ جائیں اور قوموں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں وہ وقت استغفار کا نہیں ہوتا۔ پس آج جو تم استغفار کرو گے وہ مشکل وقتوں میں تمہارے کام آئے گی۔ اور

میں دیکھ رہا ہوں

کہ یہ دنیا بڑی تیزی کے ساتھ تباہی کی طرف جا رہی ہے اور بہت ہی شدید مصائب دنیا پر پڑنے والے ہیں اور کوئی ملک جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی فرمائی تھی ان خطرات سے امن میں نہیں ہوگا۔ نہ جزائر کے رہنے والے۔ نہ ہندوستان نہ پاکستان نہ پنجاب کے لوگ اور بہت بڑی تباہیاں آنے والی ہیں۔ چند سال کا واقعہ ہو یا چند اور سال کا لیکن یہ مقدر ہو چکا ہے انسان کے اعمال اتنے سیاہ ہو چکے ہیں اور اس کی جرأت خدا تعالےٰ کے خلاف اتنی بڑھ چکی ہے اور اس کے مظالم اس انتہاء کو پہنچ چکے ہیں کہ جب یہ واقعات اس شدت سے ہو گئیں تو اللہ کی پکڑ آیا کرتی ہے اس لئے استغفار کریں اور کثرت کے ساتھ استغفار کریں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو ایسے حال میں استغفار کرتا ہے کہ اس کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت ہوتی ہے اس کے دل کے کسی ذرہ کو بھی آگ نہیں پہنچ سکتی کسی حصہ پر بھی خدا تعالےٰ کا عذاب وارد نہیں ہو سکتا۔

پس ایسے دل بنالیں کہ جو خدا کی محبت اور اس کے پیار کے نتیجہ میں اور آپ کے استغفار کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی پکڑ سے محفوظ رہیں اور اللہ تعالےٰ تمام دنیا پر بھی رحم فرمائے اور بنی نوع انسان کے لئے بھی احمدیوں ہی کو استغفار کرنے کی توفیق بخشے

(مرتبہ یوسف سلیم ملک ایم اے)

وقف جدید کے متعلق ایک ضروری گزارش

تحریک وقف جدید جس کے ذریعے بفضلہ تعالےٰ ہندوستان کے طول و عرض میں تبلیغی و تربیتی امور نہایت سرگرمی سے جاری ہیں اور آئے دن جماعتوں کی طرف سے معلمین دیئے جانے کی درخواستیں بھی اس دفتر میں موصول ہوتی رہتی ہیں چونکہ کاموں میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے لہذا چندہ دہندگان اور معاونین خاص وقف جدید سے التماس ہے کہ وہ نہ صرف بروقت اپنا چندہ ادا کریں بلکہ بڑھتے ہوئے کاموں کے پیش نظر اپنے چندوں پر نظر ثانی بھی کریں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ فرمودہ ۴ر جنوری ۱۹۹۱ء میں فرمایا ہے کہ "اس سال بہت زور دیں کہ شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائی جائے اور اگلی نسل کے زیادہ سے زیادہ بچے بے شک کم سے کم دیں مگر وقف جدید میں ضرور شامل کر لئے جائیں اس سے انشاء اللہ تعالےٰ آئندہ نسلوں کے دین کی، اُن کے اخلاص کی بھی حفاظت ہوگی اور ان کی ضمانت بھی ہوگی" نیز فرمایا۔ "ایک کروڑ کا ٹارگٹ اب ہمیں اپنے سامنے نظر آ رہا ہے اگر ہم افراد کی تعداد بڑھا کر ایک کروڑ کا ٹارگٹ حاصل کر لیں تو ایک دل کو بہت ہی مطمئن کرنے والی بات ہوگی اور ایمان افروز بات ہوگی کہ وقف جدید کی تحریک جو بظاہر معمولی سی تحریک کے طور پر جاری ہوئی تھی وہ خدا کے فضل سے اس تیزی کے ساتھ ترقی کر رہا ہے کہ صرف اس تحریک کا سالانہ وعدہ ایک کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے"

خدا تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ تمام دنیا میں بڑھتے ہوئے دینی تقاضوں کو خدا کی رضا کے مطابق پورا کر سکیں۔

(ادارہ)

معلمین وقف جدید کی آسامیاں

دفتر ہذا کے زیر انتظام معلمین وقف جدید کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ انہیں پُر کرنے کے لئے خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو اور اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں۔ ایسے نوجوان اپنے جملہ کوائف، طبی سرٹیفکیٹ اور اسناد کی مصدقہ نقول کو شامل کر کے درخواست اپنی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ارسال کریں۔ نئی کلاس کا اجراء یکم جولائی ۱۹۹۱ء سے ہو چکا ہے۔

(ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سیرت النبی صلعم دوسری مرتبہ مکرم محمد ظفر احمد صاحب نیرد بلڈنگ میں بروز جمعرات ۱۴ / ۲ / ۹۱ کو منانے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ اس اجلاس کی صدارت محترمہ دلیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے کی۔ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے سورۃ فتح کی تلاوت قرآن شریف بڑی خوش الحانی سے کی۔ محترمہ شمس النساء صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا۔ حمد محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے پڑھی اور نعت عزیزہ امۃ المتین نوزیہ نے پڑھی۔ بعد ازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے "محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام" کے عنوان پر تقریر کی اور آپؐ کی پیدائش کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ خاکسار امۃ الحفیظ نے "آنحضرت صلعم انسانیت کے علمبردار" کے عنوان پر تقریر کی۔ عزیزہ امۃ الکلیم تحسین نے نظم پڑھی۔ محترمہ نعیم النساء نے "آنحضرت صلعم کا سلوک غیر مسلموں سے" کے عنوان پر مضمون پڑھا عزیزہ نعارہ صدیقہ نے "فیضان محمدؐ صلعم" کے عنوان پر بڑی اچھی تقریر کی محترمہ گلزار بیگم صاحبہ نے بڑی خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے "محبوب الٰہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر مضمون پڑھا محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے "واہ منیر مہر منور میرا رسول" کے عنوان پر نظم پڑھی۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے تقریر کی۔ سلام اور دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا اور صاحب خانہ نے حاضرین اجلاس کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس بابرکت اجلاس کے شیریں ثمرات عطا فرمائے۔ ہر فرد کو حضور اکرم صلعم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

والسلام خاکسار

امۃ الحفیظ جنرل سیکریٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ

آکاش وانی بھاگلپور سے احمدی مبلغ کی تقریر

لاکھوں افراد تک پیغام حق

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے خاکسار کو پہلی مرتبہ بذریعہ ریڈیو پیغام حق پہنچانے کی سعادت نصیب کی ہے۔

مکرم سید آفتاب عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ (بھاگلپور) کی بھرپور کوشش اور تعاون کے نتیجہ میں خاکسار کو دس منٹ کی تقریر زیر عنوان "حج اور قربانی" کرنے کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ۔ یہ تقریر مورخہ ۲۴ / ۶ / ۹۱ کے روز شام ۷ بجکر ۱۵ منٹ پر آکاش وانی بھاگلپور سے نشر کی گئی۔ جب خاکسار اپنی تقریر تیار کرکے Station Director مکرمہ وشود بالہ صاحبہ کے Office میں گیا اور پڑھ کر سنائی تو وہ بہت متاثر ہوئیں اور انہوں نے کہا کہ مجھے آج پتہ لگ رہا ہے کہ اسلام میں حج اور قربانی کیوں ہے اور اسکے اندر کیا حکمت اور فلسفے ہیں میں نے یہ باتیں کسی مولوی سے آج تک نہیں سنیں۔ انہوں نے اپنے نائب سے کہا کہ مجھے یہ تقریر بہت پسند ہے اس کا ہندی ترجمہ کرکے مجھے دے دو۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو بہت دنوں سے جانتی ہوں۔ اس کی تعلیم پاک ہے اور ہندو مسلم و دیگر مذاہب کے درمیان آپسی ایکتا کی تعلیم دیتا ہے۔ اور میں آج آپ لوگوں سے مل کر بہت خوش ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس تقریر کو نافع الناس بنائے اور ہمارے لئے مزید تبلیغی ذرائع فراہم کرے اور خدمات دینیہ بجالانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

(شیخ ہارون رشید کٹکی مبلغ سلسلہ بھاگلپور)

اداریہ بقیہ صفحہ ۲

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ دہشت دور کرے اور سارے ہندوستان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار کے ساتھ وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں اور پارسیوں اور دیگر مذاہب کے سب لوگوں کو اختلاف مذہب کے باوجود ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے کا احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ بات سب اہل ہند کے دل میں جاگزیں فرما دے کہ کوئی سچا مذہب خدا کے بندوں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ مذہب کی صداقت کا نشان یہی ہے کہ بندگان خدا سے رحمت و شفقت کی تعلیم دے یاد رکھیں کہ جو مخلوق سے محبت نہیں کرتا وہ خالق سے بھی محبت نہیں کرتا۔

(پیغام بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان مطبوعہ بدر ۳ جنوری ۱۹۹۱ء)

حالیہ ملکی انتخاب میں بھی کانگریس کو قطعی اکثریت حاصل نہیں ہوئی لیکن دعاؤں کے نتیجہ میں فضا ہی بدل گئی ہے اور وہ لیڈر جو کانگریس کو ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے تقریباً سب پارٹیوں اور بھاجپا جیسی فرقہ پرست پارٹی نے بھی کھلے دل سے کانگریس پارٹی کو حکومت بنانے کے لئے خوش آمدید کہا ہے اور ملک کے سیاسی لیڈروں میں تعاون کی ایک نئی روح پیدا ہو گئی ہے جو ملک کی سالمیت کے لئے مفید ہے۔

بہر حال اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو ملک ہند میں مبعوث فرمایا ہے اسلئے مبعوث فرمایا ہے کہ ہمارے ملک کی شان و شوکت اور عظمت بڑھے اور یہ ساری دنیا میں سرفرو ہو آج نہیں تو کل ہمارے سیاسی لیڈر اور زیادہ متوجہ ہو کر توجہ سے کام لیتے ہوئے مذہبی صداقتوں کو سیاست پر حاوی کرلیں تو سبھی مشکلات حل ہو جائیں گی۔

بھارت رشی آکے ہو گئے پیدا جاگی قسمت بھارت کی۔

اب تو اس اوتار سے ہوگی شان و شوکت بھارت کی۔

(عبد الحق فضلی)

تبلیغی جلسہ نواپیٹھ

مورخہ ۹ / ۶ / ۹۱ کو بعد نماز مغرب و عشاء نواپیٹھ میں تبلیغی جلسہ زیر صدارت مکرم جناب آنجہانی نندی داس صاحب سابق سرپنچ جلسہ منعقد ہوا سب سے پہلے مکرم سبحان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ینکال کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم شاہباز خان صاحب اور مکرم غنی خان صاحب کی نظم خوانی سے جلسہ کی کاروائی شروع کی گئی پہلی تقریر خاکسار شمس الحق خان معلم وقف جدید کی ہوئی۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے موجودہ بداخلاقی سے بچنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم بیان کی۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم الحاج احمد توفیق چوہدری صاحب کی ہوئی آپ موصوف نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کرتے ہوئے قرآن مجید اور وید اور گیتا کی تعلیم کی روشنی میں توحید کو پیش فرمایا۔ اس جلسہ میں کثرت کے ساتھ غیر مسلم احباب شامل ہوئے۔ آخر میں صدر اجلاس نے جماعت احمدیہ کی کارکردگی کی بہت تعریف کی اور کہا کہ اس طرح کا جلسہ بار بار ہونا چاہیئے بالآخر مکرم ظہور الحق صاحب نے تمام حاضرین جلسہ اور محترم مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

شمس الحق خان معلم وقف جدید مقیم ینکال اڑیسہ

جلسہ ہائے یوم مسیح موعودؑ

درج ذیل لجنات نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے جلسوں کا انعقاد کرکے اپنی رپورٹیں بغرض اشاعت ارسال کی ہیں جو دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت کے توسط سے ہمیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ جگہ کی کمی کے باعث صرف انکے نام ہی شائع کئے جا رہے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ قادیان۔ کانپور۔ ینکال۔ شموگہ۔ ظہیر آباد۔ یادگیر۔ حیدر آباد۔ برہی۔ سکندر آباد۔ ناصرات الاحمدیہ شموگہ

(ادارہ)

ولادت مورخہ ... مکرم محمد اقبال صاحب آف بھدرواہ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے جسکا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "افضال احمد" تجویز فرمایا نومولود وقف نو میں شامل ہے اور مکرم ملک عبد الرحمن صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم قریشی فضل حق صاحب مرحوم درویش کا نواسہ ہے۔ ۵/ روپے اعانت ادا کرتے ہوئے نومولود کی صحت و تندرستی و درازی عمر صالح خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم مولوی عصمت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ کشمیر (ح۔ م) کو اللہ تعالیٰ نے ... کو پہلی بچی عطا کی ہے جسکا نام "امۃ الکوثر سعدیہ" رکھا گیا ہے مکرم وحید خان صاحب آف ... کی پوتی اور مکرم ... محی الدین صاحب مرحوم بنارس کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت و تندرستی و درازی عمر صالح خادمہ دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ ۲۵ روپے اعانت بدر ادا کئے گئے ہیں۔ (شمیم احمد طاہر مبلغ سلسلہ بنارس)

وصایا

> نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو تاریخ اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں
>
> سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۹۰۱ :۔ میں عبدالباری ولد عبدالرشید صاحب مرحوم قوم مسلم پیشہ مرمت سلائی مشین عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۴ء ساکن رجب علی کرچال بجرنگ پورہ ڈاکخانہ اٹارسی ضلع ہوشنگاباد صوبہ ایم پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ محلہ بجرنگ پورہ میں ذاتی دو مکان ہیں جسکی قیمت اندازاً دو لاکھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اس وقت سلائی مشین کی مرمت کے کام سے پندرہ صد روپے ماہانہ آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کے بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں اس کے بعد اگر میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین	عبدالباری بقلم خود	عبدالحفیظ
انسپکٹر بیت المال آمد		

وصیت نمبر ۱۴۹۰۲ :۔ میں انوار احمد ولد محمد محبوب صاحب مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میرا ایک ذاتی مکان ہے اس وقت اس کی قیمت اندازاً مبلغ چالیس ہزار روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ایک ہزار نو صد روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین	انوار احمد	ناصر احمد دیودرگ
انسپکٹر بیت المال آمد		

وصیت نمبر ۱۴۹۰۴ :۔ میں ایم عبدالحمید ولد ایم عبدالرحمٰن قوم مسلم پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھیکہ بیٹ روڈ ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک رہائشی پلاٹ ۲۵x۳۵ سائز سورب میں ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً -/۱۰۰۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میرا گزارہ سالانہ آمد بصورت تجارت مبلغ -/۲۰۰۰۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین	عبدالحمید	ایم بشیر احمد
انسپکٹر بیت المال آمد		

وصیت نمبر ۱۴۹۰۵ :۔ میں وجیہہ بیگم زوجہ عبدالحمید قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھیکہ بیٹ روڈ ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

زیورات طلائی انگوٹھی۔ گلے کا چھاکل نو گرام قیمت اندازاً -/۳۰۰۰ روپے

حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ "

میزان -/۵۰۰۰ "

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ماہوار پچاس روپے جیب خرچ ملتے ہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالحمید	وجیہہ بیگم	یوسف شریف
خاوند موصیہ		

وصیت نمبر ۱۴۹۰۶ :۔ میں فتح محمد نانبائی درویش ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۴/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد۔ منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان قریباً ۱/۲ ۷ مرلہ ملحقہ مسجد فضل کے نصف حصہ کا مالک ہوں اور اس کے نصف حصہ کی اندازاً قیمت -/۱۵۵۰۰ روپے ہے

کیونکہ دوسرے نصف حصّہ کا مالک میرا حقیقی جانی ہے۔

۲۔ اراضی رقبہ ۱۵ مرلہ مع باغیچہ متصل باغ بہشتی مقبرہ جو فی الحال میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ اگر کوئی اراضی ملی تو اس پر وصیت حاوی ہوگی میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ خاکسار کو مبلغ ۱۴۵/- روپے ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے گزارہ مل رہا ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصّہ کو (جو بھی ہوگی) تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد
محمد انعام ذاکر — فتح محمد نانبائی — عبد الواسع

وصیت نمبر ۱۴۹۰۷: ـــ میں مجیب احمد اسلم ولد یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملازمت کر رہا ہے۔ جس سے مجھے مبلغ ۵۹۰/- روپے ماہوار تنخواہ مل رہی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصّہ (جو بھی ہوگی) تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ سمجھی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد
بشیر احمد مہار — مجیب احمد اسلم — محمد اکبر
موصی نمبر ۱۰۴۲۰

وصیت نمبر ۱۴۹۰۹: ـــ میں نورجہاں بیگم بیوہ محمد عبد الکریم صاحب نور مرحوم قوم مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے جس سے ماہوار آمدنی ہو زمین کی آمد کے علاوہ کوئی آمدنی نہیں ہے۔

۱۔ زمین سروے نمبر ۳۸/A ساڑھے چار ایکڑ موجودہ قیمت ۳۰۰۰۰/- روپے
۲۔ ایک رہائشی مکان " " ۱۰۰۰۰/- " "

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اس کے علاوہ خاکسار کو مندرجہ بالا زمین سے سالانہ مبلغ ۳۶۰۰/- روپے آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی سالانہ آمد کے (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصّہ کو تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد
خواجہ حسین — نورجہاں بیگم — ناصر احمد
صدر جماعت دیودرگ

وصیت نمبر ۱۴۹۱۰: ـــ میں ناصر احمد نور ولد مکرم محمد عبد الکریم نور صاحب مرحوم قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دیودرگ ڈاکخانہ دیودرگ ضلع رائچور صوبہ کرناٹک۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۹۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۲۱۰۰/- روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد و آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد
سید صباح الدین — ناصر احمد نور — انور احمد دیودرگ
انسپکٹر بیت المال

نظامِ وصیت اور رسالِ نو ۱۹۹۱ء

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے باذن الٰہی اسلام و احمدیت کے نظام نو کی بنیاد ۱۹۰۵ء سے الوصیت کے ذریعہ رکھ دی ہے نیز رسالہ الوصیت میں اپنی جماعت کو مطلع کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں کہ "ایک جگہ مجھے دکھائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔"

نیز فرمایا "کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔"

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے میں جملہ عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین و موصی صاحبان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس پاکیزہ نظام وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کو بار بار ذہن نشین کرائیں اور مسابقت کی روح پیدا کر کے جلد از جلد وصیت کریں تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں انہیں بہشتی مقبرہ میں دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور خود اس بابرکت نظام میں نسلاً بعد نسلٍ شامل ہوتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو اس اہم فریضہ کی طرف کما حقہٗ توجہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

قسط دوم (آخری)

ناروے میں پہلا نیشنل یوم تبلیغ

رپورٹ مرتبہ:- مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ورک سیکرٹری تبلیغ ناروے

(۱۸) تبلیغی سٹال STORD
(زیر اہتمام جماعت احمدیہ BØMLO)

مقام تبلیغی سٹال بمقام STORD زیر نگرانی جماعتِ احمدیہ BØMLO تبلیغی سٹال لگایا۔ یہ مقام جنوبی جزائر میں سے ایک جزیرہ ہے۔ اوسلو کا فاصلہ تقریباً ۵۶۶ کلو میٹر اور بحری سفر ایک گھنٹہ کی مسافت ہے۔

تقسیم لٹریچر بزبان نارویجن اسلام ۱۰۰ + اسلام کو ترجیح کیوں ۱۵۰ + بزبان عربی التقویٰ ۲ + بزبان نارویجن احمدیت ۴۰۔

لوگوں کے تأثرات بعض نارویجن لوگوں نے پمفلٹ کا عنوان پڑھتے ہی انکار کر دیا۔ اکثر لوگوں نے خندہ پیشانی سے لٹریچر قبول کیا۔ ایک نارویجن نے دلچسپی سے لٹریچر حاصل کیا۔

دعوتِ طعام برائے دعوت الی اللہ

مکرم برادرم ارشد جنجوعہ صاحب کے گھر ایک سکھ خاندان اور ایک عیسائی ہندوستانی خاندان کو دعوتِ طعام پر بلایا۔ مکرم برادرم جمیل احمد صاحب خان صدر جماعت احمدیہ BØMLO نے وفاتِ مسیح پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے اس گفتگو سے کچھ اثر قبول کیا۔

ایمان افروز واقعہ ۲۴ سالہ نوجوان ظفر اقبال صاحب برادرم جمیل احمد خان صاحب کے زیر تبلیغ ہیں انہوں نے نارویجن خاتون سے شادی کی ہے ان کا ایک بچہ بھی ہے وہ بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن جمیل احمد خان صاحب نے انہیں مزید تحقیق اور غور کرنے کی ہدایت کی ہے یوم تبلیغ کے موقعہ پر انہوں نے دعاۃ الی اللہ کے ساتھ مل کر بڑے شوق سے لٹریچر تقسیم کیا۔ دعاۃ الی اللہ سے قبل ہی وہ مقام تبلیغی سٹال پر پہنچے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے انہیں احمدیت کی قبولیت اور استقامت کی توفیق عطا فرمائے آمین

اخباری نامہ نگار روزنامہ SUNN-HORDLAND اخبار کے نامہ نگار تبلیغی سٹال پر آئے۔ انہوں نے دعاۃ الی اللہ کا انٹرویو لیا۔ تصاویر اتاریں اس اخبار میں دعوۃ الی اللہ کی تفصیلی خبر شائع ہوئی۔

اخبارات میں یوم تبلیغ کی خبریں

روزنامہ VYRE SMAALENENE بمقام OSTLENDINGEN - روزنامہ ASKIM
HAMAR AR BEIDER BLAD
SUNN - روزنامہ TYNSET بمقام
STORD بمقام - HORDLAND
DRAMMEN TIDENDE روزنامہ
بمقام + روزنامہ - ASKER
OG BARUMS BUDSTIKKE - بمقام
SANDVIKA ، نیشنل یوم تبلیغ
کے متعلق مذکورہ بالا اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں

بعض اخبارات کی خبروں کے اردو تراجم ذیل میں دیئے جا رہے ہیں :-

(۱) اخبار "HAMAR ARBEIDERBLAD" مؤرخہ ۲۹/۵/۹۱ کی اشاعت میں رقمطراز ہے :

" TYNEST میں اسلام کے متعلق معلوماتی سٹال :-

خلیج کی جنگ کے بعد تمام دنیا میں خصوصاً مسلمانوں میں خوف پھیل رہا ہے۔ احمدی مسلمان تبلیغی سٹال کے ذریعہ سے یہ اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اس روز کے تبلیغی پروگرام کے ذریعہ لوگوں کو صحیح معلومات اسلام کے بارے میں پہنچا سکیں گے۔

اکثر لوگ TYNEST کے سنٹر میں اُس وقت کھڑے ہو گئے جب ان کی نگاہ خدا اور اسلام کے بڑے بڑے بینرز پر پڑی۔ احمد اور اس کا کنبہ جب سے ناروے آئے ہیں اینگردال کے شہر میں تین سال سے مقیم ہیں۔ ان کا اصل وطن پاکستان ہے۔ ان کا تعلق اسلام کی ایک شاخ جماعت احمدیہ سے ہے جن کی تعداد اس وقت دنیا کے ۱۲۴ ممالک میں تقریباً ۱۰ ملین ہے۔ ناروے میں ان کی تعداد ۶۵۰ کے لگ بھگ ہے۔ اوسلو میں ان کا باقاعدہ سنٹر [illegible] میں واقع ہے احمد نے اس امر کو وضاحت سے بیان کیا کہ ان پمفلٹ کی تقسیم سے ہرگز یہ مدعا نہیں کہ ہم لوگوں کو اس ذریعہ سے جلدی نَوْ مسلم بنا لیں گے۔ بلکہ اس کا مقصد اسلام کی صحیح تعلیم جو حضرت احمد نے پیش کی ہے دنیا کو پہنچانی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اس نعرہ کی طرف توجہ مبذول کرائی کہ "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اور کہا کہ یہ نعرہ خلیجی جنگ کے باعث لوگوں کو یاد کرانا بہت ضروری ہو گیا ہے ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ نارویجین حالانکہ فطرت لوگ اسلام کے متعلق غلط اور شیڑھا نیز گراہوا نظریہ رکھیں۔ اسلام تو ایسا دین ہے جو ساری عمر کی پریکٹس کے ساتھ وابستہ ہے۔"

(۲) اخبار "OSTENDINGEN" ۲۹/۵/۹۱ کی اشاعت میں لکھتا ہے :-

عنوان :-

" محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

" محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کے ماٹو کے ساتھ ایک غیر ملکی فیملی نے اینگردال TYNEST کے شہر میں ایک تبلیغی سٹال لگایا۔

یہ مسکراتے ہوئے چہرے، نہایت ہی قابل جو صرف ناروے میں تین سال رہے ہیں بہت اچھی نارویجین بولتے ہیں۔ اس گروپ میں ایک ماں، ایک باپ اور دو بیٹے شامل ہوئے۔ اور اپنے مذہب، اسلام کے متعلق لٹریچر لوگوں میں تقسیم کیا۔

نثار خان نے بتایا کہ خلیج کی جنگ کے بعد لوگ ہم مسلمانوں سے خوفزدہ ہیں حالانکہ اسلام تو لوگوں کے لئے بہت اچھا مذہب ہے۔ نثار خان پُر اُمید نظر آتے تھے کہ وہ جس مقصد کے لئے تبلیغ کر رہے ہیں اس کے نتیجہ میں لوگوں کے خوف میں کمی واقع ہوگی۔

جماعت احمدیہ ۱۲۰ ممالک میں ۱۰ ملین سے زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہے۔ سکنڈے نیویا میں ان کی تبلیغی سرگرمیاں ۱۹۵۶ سے جاری ہیں۔ ۱۹۸۹ء کی اعداد و شمار کے مطابق جماعت احمدیہ کی ناروے میں ۶۵۰ تعداد ہے۔ احمدی مسلمان آزادی۔ تحفظ اور امن کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔"

" TYNEST میں مسلمان :

ہم یہ مشن لے کر کھڑے ہوئے ہیں کہ لوگوں کو اپنی طرف سے امن اور تحفظ کی ضمانت دے سکیں۔

تصویر میں بائیں جانب سے جیبیہ، بیران عمر ۱۳ سالہ اور بائیں [illegible] فرح ۱۱ سال اپنی والدہ عفیفہ نجم اور والد نثار احمد کے ساتھ کھڑے ہیں۔

(۳) اخبار SUNNHORDLAND

۲۹/۵/۹۱ کی اشاعت میں لکھتا ہے :-

" احمدی مسلمان STORD میں اپنا تعارف کرواتے ہیں :-

ہفتہ کے روز احمدی مسلمانوں نے STORD اور BØMLO میں اپنا تبلیغی اسٹال لگایا۔ احمدی مسلمانوں کا یہ تبلیغی دن تھا۔ اور ناروے میں ۳۱ مقامات پر یہ سٹال لگائے گئے۔ ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ نارویجین لوگ ہمارے مشن سے اچھی طرح متعارف ہو سکیں۔ ہم امن اور آزادی کے علمبردار ہیں جس طرح کہ نارویجین چاہتے ہیں۔ یہ بیان جمیل احمد خان RUBBENESE اور مکرم ارشد محمود STORD نے اخبار SUNN HORDLAND کو دیا۔

احمدی مسلمان ہونا ایک بہت بھیانک جرم تصور کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں آباد ہوئے ہیں۔ پاکستان میں ۷-۸ ملین احمدی ہیں۔ اس وقت ۴ ملین پاکستان میں موجود ہیں بقیہ لوگ مذہبی مشکلات کے باعث وہاں سے ہجرت کر گئے ہیں؛ جاپان اور امریکہ کی طرف - BØMLO اور STORD میں دو فیملیاں رہائش پذیر ہیں

حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے انڈیا قادیان میں مسیح و مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۳۵ء سے ۱۹۰۸ء تک آپ زندہ رہے۔ آپ نے اس موعود نجات دہندہ ہونے کا اعلان فرمایا جس کی پیش خبری کتب سابقہ میں موجود ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک ہی نصب العین ہے۔ " محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" یہ جماعت اسکنڈے نیوین ممالک میں ۱۹۵۶ء سے مذہبی سرگرمیوں میں مصروفِ عمل ہے۔"

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ناروے کے اس پہلے نیشنل یوم تبلیغ کے اپنے فضل سے نیک اثرات ظاہر فرمائے۔

مجلس انصار اللہ بھارت کے دینی نصاب کا امتحان 25 اگست کو ہوگا

نصاب:- قرآن کریم: تیسرا پارہ ربع اول با ترجمہ
کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی نصف اول
کتاب بنیادی مذاہب صفحہ [illegible] تا ۱۵۰
قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت

مساجد کی ضرورت (بقیہ صفحہ اوّل)

گزشتہ سال ہندوستان میں جماعتوں اور مساجد کی تعداد کی رپورٹ پیش ہونے پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ

"جماعتوں کے لحاظ سے یہ تعداد نصف سے بھی کم ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد (یعنی دعوۃ و تبلیغ) ہر ریجن کا جائزہ لے اور اس کمی کو پورا کرے۔ حسب حالات چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنائی جائیں خواہ گھاس کپھوس کی چھپر نما ہوں لیکن کوشش یہ کریں کہ ہر جماعت میں مسجد بن جائے۔"

اس ارشاد کی تعمیل کے لیے گزشتہ سال مجلس مشاورت بھارت نے جو سفارشات مرتب کی تھیں سیدنا حضور انور نے ان کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ اگر ہندوستان کی تمام جماعتیں ان پر پورے طور پر عملدرآمد کریں تو انشاء اللہ ہندوستان میں تعمیر مساجد کا کام تیزی کے ساتھ رو بہ عمل لایا جاسکتا ہے۔

منظور شدہ سفارشات حسب ذیل ہیں:

(۱) آل انڈیا سطح پر تعمیر مساجد کے لیے ایک مرکزی فنڈ قائم کیا جائے جس کے لئے ابتدائی طور پر پہلے سال کے لیے کم از کم دس لاکھ روپے جمع کئے جائیں۔

(۲) اس فنڈ کی فراہمی کے لیے مندرجہ ذیل صورتوں کو اختیار کیا جائے:۔

(i) صاحب جائیداد اور صاحب حیثیت افراد سے زمین یا رقم کی فراہمی کی تحریک کی جائے اور زمین ہمیشہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رجسٹرڈ کروائی جائے۔

(ii) خوشیوں کے مواقع پر افراد جماعت اس بابرکت فنڈ میں حصہ لیں۔

(iii) نئی ملازمتوں اور ترقیوں پر پہلی تنخواہ یا اضافہ شدہ ترقی کی رقم اس فنڈ میں پیش کی جائے۔

(iv) تاجر پیشہ اور ٹھیکیدار اصحاب خصوصی منافع پر ایک حصہ اس فنڈ میں ادا کیا کریں۔

(v) جمعہ فنڈ قائم کیا جائے۔ مستورات بھی اس میں حصہ لے سکتی ہیں۔ مساجد یا مراکز نماز میں اس کا انتظام ہو۔

(vi) حسب حالات چھوٹے چھوٹے مکانات خرید کر مسجد کے طور پر استعمال ہو سکتے ہیں اور چھوٹی جماعتوں اور دیہات میں گھاس پھونس کی مساجد تعمیر کی جائیں۔

(vii) تعمیر مساجد کے لیے مرحلہ وار پروگرام کیا جائے۔ پہلے زمین حاصل کی جائے پھر تعمیری کام شروع ہو جس میں زیادہ تر وقار عمل کے ذریعہ کام کیا جائے۔

(viii) آل انڈیا تعمیر مساجد فنڈ میں دو قسم کی مدات قائم کی جائیں:۔

(الف) غریب جماعتوں کی امداد

(ب) آسودہ حال جماعتوں کو حسب حالات قرض کی سہولت۔

(ix) صوبائی کمیٹیاں اپنے صوبہ کا جائزہ لے کر جہاں مساجد نہیں ہیں وہاں کے لیے پانچسالہ منصوبہ تیار کریں۔

الحمد للہ تعالیٰ بعض صوبوں میں صوبائی سطح پر اچھے رنگ میں کام ہو رہا ہے دیگر امرائے صوبہ کو بھی اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے

تمام عہدیداران و احباب جماعت ہندوستان سے گزارش ہے کہ اس لائحہ عمل کے مطابق تعمیر مساجد کے منصوبے تیار کریں اور آل انڈیا تعمیر مساجد فنڈ کو مضبوط کریں۔ جمع شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ دفتر محاسب میں تعمیر مساجد کے نام سے مد قائم ہے۔

یہ مت خیال کریں کہ آپ کے علاقے میں مسجد قائم ہے اس لئے اس تحریک کی طرف ہمیں توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ بہت سی ایسی جماعتیں ہیں جہاں فوری طور پر پرانی مساجد کی مرمت یا نئی مسجد کی تعمیر کی ضرورت ہے اور انہیں اس سلسلہ میں فوری امداد بہم پہنچانے کی ضرورت ہے۔ نظارت ہذا میں ایسی متعدد درخواستیں پینڈنگ پڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان میں تیسری مجلس مشاورت بھارت ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو منعقد ہوگی!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی تیسری مجلس مشاورت جلسہ سالانہ قادیان کے مابعد ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۱ء کو منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے گزارش ہے کہ اس مشاورت کے لئے حسب قواعد نمائندگان کا انتخاب کروا کے بھجوائیں اور مشاورت کے ایجنڈا کے لئے تجاویز بھی جماعتوں میں مشورہ کے بعد جماعتی طور پر بھجوائی جائیں۔ کسی فرد واحد کی تجویز مشاورت کے ایجنڈے میں شامل نہیں کی جاتی۔

نمائندگان کے نام اور تجاویز ۱۵ر نومبر تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں

سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت (قادیان)

بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے (ترمذی)

C.K. ALAVI.

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWNSIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لیے ملیں
نعیم احمد قادر
احمدیہ پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

SUPER INTERNATIONAL
PHONE. NO
OFF: 6348179
RESI: 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS) PLOT. NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD. OLD CHAKALA
SAHAR ROAD BOMBAY - 800099
(ANDHERI EAST)

ارشاد نبویؐ
حدیث مع ترجمہ
"اَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ"
اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو!
محتاج دعا:
یکے از اراکین جماعت احمدیہ

طالبان دعا:
"ونسیم باغ ظفر"
انڈسٹریلائزر
۱۷ بنگلین انگاتھ ۱۰۰۰۰

"ہماری آتش اللہ اُن ہمارے خزائن ہیں۔"
(کشتی نوح)

الیس اللہ بکاف عبدہٗ
(پیشکش)
بانی پو تمیز کلکتہ
ٹیلیفون نمبر